Al-Qawārīr - Vol: 02, Issue: 04,
July – Sep 2021

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
journal.al-qawarir.com

غزوات و سرایا میں خواتین کے کردار کا تحقیقی مطالعہ

Research study of the role of women in Ghazwat and Saraya

Wajid Ali*
Ph.D. Scholar & Teaching Assistant, Department of Islamic Learning, University of Karachi.

Rabia**
Ph.D. Scholar & visiting lecturer, Department of Islamic Learning, University of Karachi.

Version of Record
Received: 06-Aug-21 **Accepted**: 07-Sep-21
Online/Print: 20-Sep-2021

ABSTRACT

Allah Almighty has endowed women with many abilities. A woman can play her role in the society by using her abilities in religious and worldly affairs. While a woman can take full part in the field of education, she can play a significant role in the social evolution by being associated with other fields of life. In the Propheticﷺ period, women were associated with science, medicine and other matters, while on the other side they were also part of Islamic Jihad as well. Women participated in many battles and showed the essence of their bravery and courage which was admirable Islamic history of Muslim era. According to biographers, the total number of military campaigns (Guzwat)are 27, while the number of Saraya are 57. In this article, the role of famous and well-known women who took part in these military campaigns and saraya will be presented and their role in the field of Islamic Jihad will also be discussed and analyzed so that their role can be presented as a beacon for contemporary women that how a woman can manage family life, child rearing as well as social responsibilities in a balanced way which has a complete history. We have tried to present all these aspects in this article.

Key words*: Society, Prophetic period, social evolution, Sahabiat, contemporary women*

اللہ تعالیٰ نے عورت میں کئی صلاحیتیں موجود رکھی ہیں۔ وہ دینی و دنیاوی کاموں میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ کہیں عورت تعلیمی میدان میں بھرپور حصہ لے سکتی ہے تو کہیں دیگر شعبہ ہائے زیست سے وابستہ ہو کر معاشرتی ارتقاء میں اپنا نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں خواتین جہاں علم و طب اور دوسرے امور سے وابستہ رہی وہیں جہاد کا بھی حصہ رہی ہیں۔ کئی غزوات و سرایا میں خواتین نے شمولیت اختیار کیں اور اپنی بہادری و شجاعت کے جوہر دکھائے۔ سیرت نگاروں کے نزدیک کل غزوات کی تعداد ستائیس (27) ہے جب کہ سرایا کی تعداد 57 ہے۔ اس آرٹیکل میں ان غزوات و سرایا میں حصے لینے والی ناموراور مشہور و معروف خواتین کا کرداد پیش کیا جائے گا اور ساتھ میں جہاد کی صورت میں ان کے امور پر تذکرہ و تجزیہ بھی پیش کیا جائے گا تا کہ عصر حاضر کی خواتین کے لئے ان کا کردار مشعلِ راہ کی حیثیت ہو کہ کیسے ایک خاتون امور خانہ داری، اولاد کی پرورش و تربیت اور ساتھ ہی سماجی ذمہ داریوں کو متوازن انداز میں نبھا سکتی ہیں جو کہ ایک مکمل تاریخ ہے جسے اس آرٹیکل میں پیش کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

غزاوت پر گفتگو کا آغاز کرنے سے قبل اس بات کی نشاندہی کرنا ضروری ہے کہ خواتین کے ذمے جہاد میں کیا ذمہ داریاں تھی؟ وہ امور وفرائض مندرجہ ذیل ہیں اس کی مزید وضاحت غزوات کی صورت میں پیش کی جائے گی۔

- شجاعت و بہادری کے ساتھ خواتین جہاد میں اپنے مدِمقابل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا کرتی تھیں۔
- عورتیں جہاد میں حصہ لیتی تھی اور ان کے ذمے زخمیوں کو پانی پلانا اور ان کی دیکھ بھال کرنا تھا۔
- دینِ اسلام کی سربلندی اور اشاعت کے لیے خواتین کوشاں رہتی اور اس حوالے سے جہاد میں اپنی خدمات پیش کرتی تھیں۔
- بعض صحابیات طبیبہ بھی تھی تو وہ زخمیوں کی تیمارداری کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ جیسی مسیحائی بھی کیا کرتی تھیں۔
- زخمی مجاہدین کی مرہم پٹی خواتین کیا کرتی تھیں۔
- خواتین جنگی صورتحال میں کھانا بنانے کی خدمات سرانجام دیا کرتی تھیں۔
- خواتین میدان جنگ میں تیر اٹھا اٹھا کر لاتی اور اسے مجاہدین کو دیتی۔ ایسی کئی مثالیں عہد نبوی ﷺ میں ملتی ہیں۔

وہ خواتینِ اسلام جنھوں نے مختلف جنگی مہمات میں حصہ لیا اور اپنی وسعت و قابلیت کے مطابق راہ اسلام میں اپنی خدمات پیش کیں ان کا تذکرہ آنے والے صفحات میں کیا جائے گا۔ یہاں پر ایک مختصر سا تعارف پیش کیا جا رہا ہے تا کہ باآسانی اندازہ لگایا جا سکے کہ اسلام کی آبیاری میں خواتین کا کتنا بڑا کردار تاریخ اسلام میں رہا ہے۔

فہرست

دفاعی اور جنگی مہمات میں حصہ لینے والی نمایاں خواتین درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	خواتین کے اسمائے گرامی	سرایا و غزوات میں شمولیت
1	حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا	غزوہ بدر میں شرکت

2	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	غزوہ احد، غزوہ بنی مصطلق میں شرکت
3	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	غزوہ احد میں شرکت
4	حضرت ربیع بنت معوذ انصاری رضی اللہ عنہا	غزوہ احد میں شرکت
5	حضرت ام عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا	غزوہ احد میں شرکت
6	حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا	غزوہ احد میں شرکت
7	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	غزوہ خندق میں شرکت
8	حضرت رفیدہ انصاری رضی اللہ عنہا	غزوہ خندق میں شرکت
9	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	صلح حدیبیہ میں شرکت
10	حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا	غزوہ حنین میں شرکت
11	حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا	جنگ یمامہ میں شرکت
12	حضرت ازرہ بنت حارث بن کلدہ اور ام ابان رضی اللہ عنہا	جنگ یرموک میں شرکت
13	زرقا، عکرشہ اور ام الخیر رضی اللہ عنہم	جنگ صفین
14	حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا	پہلی بحری مجاہدہ
15	حضرت ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا	سریہ موتہ
16	حضرت ام سفیان اسلمیہ رضی اللہ عنہا	غزوہ تبوک میں شرکت

1۔ حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا قبیلہ خزرج کے خاندان بنو مالک بن النجار کی ایک عظیم خاتون تھی۔آپ رضی اللہ عنہا نے غزوہ بدر رمضان 2 ھ میں اللہ کے حبیب ﷺ سے شرکت کی خواہش کی اور اپنے ذمے زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے کی درخواست کیں۔

"کان رسول اللہ ﷺ حین غزابدراقالت لہ :تاذن لی فاخرج معک ، اداوی جرحاکم ، وامرض مرضاکم ، لعل اللہ یهدی لی شہادۃ قال : ان اللہ مهدلک شہادۃ ، فکان یسمیها الشهیدۃ"[1]

"غزوہ بدر سے قبل انہوں نے رسولِ کریم ﷺ سے درخواست کی تھی کہ: " مجھے غزوہ میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ زخمیوں کی دوا کریں اور بیماروں کی تیمارداری کریں اور شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمادے۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم کو شہادت عطا فرمانے والا ہے اور آپ ﷺ نے ان کا نام ہی شہیدہ رکھا تھا۔"

اس میں دو پہلوؤں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ایک جانب ایک خاص دینی جذبہ کے تحت آپ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرمؐ سے اجازت مانگی تاکہ وہ مجاہدین کی جو راہ الٰہی اللہ میں اپنی جانوں کا نظرانہ پیش کرنے نکلے ہیں اور دشمن سے برسرپیکار ہیں ان کی خدمت کرسکیں، زخمیوں کی دیکھ بال اور تیمارداری کرسکیں دوسری جانب خود بھی شہادت کے عظیم مرتبہ پہ فائز ہو جائیں جو کہ یقیناً ایک عظیم طرز فکر اور نمونہ عمل ہے خواتین کے لئے وہ بھی آج کے اس پُرآشوب دور میں جہاں نفسا نفسی کا عالم ہے۔

عہدِ فاروقی میں ان کو ان کے غلام و باندی نے قتل کر کے ان کو شہادت کے درجہ پر فائز کردیا تھا اور بقول حضرت عمر قول نبوی ﷺ کی اس طرح تصدیق ہو گئی۔(2)

2۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

یہ رسولِ کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھی۔ غزوہ احد شوال 3ھ میں آپ رضی اللہ عنہا موجود تھی۔

عن انس رضی اللہ عنه قال لماکان کان یوم احد انهزم الناس عن النبی ﷺ قال : ولقد رایت عائشه بنت ابی بکر و ام سلیم و انهما لمشمر تان اری خدم سوقهما تنقزان القرب ، وقال غیره تنقلان القرب علی متونهما ثم تفرغانه فی افواه القوم ، ثم ترجعان فتملا نها ثم تجیئان فتفرغانها فی افواه القوم (3)

" حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ احد کی لڑائی کے موقع پر مسلمان نبی کریم ﷺ کے پاس سے جدا ہوگئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم رضی اللہ عنہا (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کو دیکھا کہ یہ اپنے ازار سمیٹے ہوئے تھیں اور (تیز چلنے کی وجہ سے) پانی کے مشکیزے چھلکاتی ہوئی لیے جارہی تھیں اور ابو معمر کے علاوہ جعفر بن مہران نے بیان کیا کہ مشکیزے کو اپنی پشت پر ادھر سے ادھر جلدی جلدی لیے پھرتی تھیں اور قوم کو اس میں سے پانی پلاتی تھیں، پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزوں کو بھر کرلے جاتی تھیں اور قوم کو پانی پلاتی تھیں، میں ان کے پاؤں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا۔" یہ خواتین غزوہ احد میں پانی سے بھرے مشکیزے اٹھالاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلانے کا فریضہ سرانجام دیتی تھیں۔ جب پانی ختم ہوتا تو پھر بھر لاتی اور یہ عمل مسلسل چلتا رہتا تھا۔"

غزوہ بنی مصطلق شعبان 5ھ میں اس غزوہ کی واپسی کے دوران میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے باہر گئیں تو ان کا ہار گم ہو گیا۔ اسے تلاش کرتے ہوئے انہیں تاخیر ہو گئی اور قافلہ بے خبری میں انہیں پیچھے چھوڑ گیا۔ ایک صحابی صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جو لشکر کے پیچھے پیچھے رہ گئی ہیں تو انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر بٹھا کر سواری کی نکیل تھامے آگے پیدل چلتے ہوئے لشکر میں آگئے۔

منافقین کو موقع مل گیا۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بہتان طرازی شروع کر دیں۔ منافقین کا پڑوپیگنڈہ اتنا زوردار تھا کہ کئی مخلص مسلمان بھی اس کی زد میں آگئے ۔آخر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت نازل کر کے انہیں سرخرو اور منافقین کو روسیاہ کر دیا۔ سورۃالنور کی آیات 11 تا 26 افک (بہتان طرازی) کے اسی واقعہ سے متعلق ہیں۔[(4)]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسولِ کریم ﷺ کی وہ واحد زوجہ مطاہرہ، زاہدہ اور تقویٰ پرہیز گار والی خاتون ہیں جن کے حق میں قرآن کی آیات کا نزول ہوا ہے اور علم کا ایک بڑا حصہ ان کے ذریعے مسلمانوں تک پہنچا ہے۔ تیمّم کا حکم بھی آپ کی وساطت سے مسلمانوں کے لیے نازل ہوا۔اس کے علاوہ کئی دینی احکامات کے نزول کا سبب آپ رضی اللہ عنہا بنی۔

3۔حضرت فاطمۃالزہرا رضی اللہ عنہا:

سیدہ فاطمۃالزہرا وطاہرہ رضی اللہ عنہا کا کردار بھی اسلامی جنگوں کے حوالے سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔آپ رضی اللہ عنہا جہاں عبادت گزار، اطاعت گزار اور خداترس خاتون تھیں وہاں آپ رضی اللہ عنہا بہادر اور شجاع شخصیت کی مالک بھی تھیں۔آپ رضی اللہ عنہا کی جنگی خدمات میں سے یہ روایت ملتی ہے۔

> عن سهل بن سعد الساعدى قال لما كسرت على راس رسول الله ﷺ البيضة وادمى وجهه و كسرت رباعيته وكان على يختلف بالماء فى المجن وجاءت فاطمة تغسل عن وجهه الدم فلما رات فاطمة عليها السلام الدم يزيد على الماء كثرة عمدت الى حصير فاحرقتها والصقتها على جرح رسول الله ﷺ فرقا الدم[(5)]

> ”جب رسول اللہ ﷺ کے سرپر (احد کے دن) خود ٹوٹ گیا۔آپ کا مبارک چہرہ خون آلود ہو گیا اور سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال بھر بھر کر پانی لاتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرے مبارک سے خون دھو رہی تھیں۔ پھر جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون پانی سے بھی زیادہ آرہا ہے تو انہوں نے ایک بوریا جلا کر رسول اللہ ﷺ کے زخموں پر لگایا اور اس سے خون رکا۔“

اس سے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے غزوہ احد میں رسولِ کریم ﷺ کا خون خود صاف کیا اور خون کو مکمل طور پر بند کرنے کا بندوبست کیا۔اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہا جنگی ہتھیار جو خون سے آلودہ ہوتے تھے خود صاف کرتی تھیں۔

4۔حضرت ربیع بنت معوذ انصاری رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا بھی غزوہ احد شوال 3ھ میں شریک تھی۔آپ رضی اللہ عنہا اس غزوہ کے بارے میں اس انداز سے اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔

> عن ربيع بنت معوذبن عفراء قالت : كنا نغرو مع رسول الله ﷺ نسقى القوم ونخد مهم و نرد القتلى و الجرحى الى المدينة [(6)]

"حضرت ربیع معوذ بن عفراء روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں اور مسلمان مجاہد کو پانی پلاتی، ان کی خدمت کرتیں، مقتولین اور مجروحین کو مدینہ منورہ لایا کرتی تھیں۔"

غزواتِ نبوی ﷺ میں خواتین زخمیوں کو پانی پلانے، ان کے علاج و معالجہ کرنے، شہیدوں کو منتقل کرنے اور ایسی دوسری خدمات بجالانے کے فریضہ کو سرانجام دیتی تھیں۔

5۔ حضرت ام عمارہ نسیبہ بنت کعب رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا نے غزوہ احد اور دیگر غزوات میں بھی شرکت کی تھی۔ غزوہ احد شوال 3ھ میں آپ رضی اللہ عنہا کا ارادہ زخمیوں کو پانی پلانا تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہا نے جدال و قتال بھی کیا اور اپنی شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس غزوہ میں آپ رضی اللہ عنہا سخت زخمی بھی ہوئی۔ اس کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہا نے غزوہ بنی قریظہ، حدیبیہ، غزوہ خیبر، غزوہ حنین اور جنگ یمامہ میں بھی شرکت کیں۔ علامہ شبلی نعمانی آپ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں:

"عین اس وقت جب کہ کافروں نے عام حملہ کر دیا تھا اور آپ ﷺ کے ساتھ صرف چند جاں نثار رہ گئے تھے۔ حضرت ام عمارہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گئیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب آپ ﷺ پر بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ ابن قمیہ جب دراتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا نے بڑھ کر روکا۔ کندھے پر زخم آیا اور غار پڑ گیا۔ انہوں نے بھی تلوار ماری لیکن وہ دہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لیے کارگر نہ ہوئی۔"(7)

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا اس غزوہ میں آپ ﷺ کا دفاع کرتی رہی اور مخالفین کے تیر اندازی سے رسول اکرم ﷺ کی حفاظت کرتیں رہی۔ اس جنگ میں آپ رضی اللہ عنہا کافی حد تک زخمی بھی ہوئی لیکن پھر بھی دفاعِ محمد ﷺ کے لیے دل و جان سے شرکت کرتی رہی۔ یہ غزوہ آپ رضی اللہ عنہا کی شجاعت و بہادری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

6۔ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا:

یہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھی۔ ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے پہلے ہی مرحلے میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا غزوہ احد میں شریک تھی۔ انہوں نے بھی اس غزوہ میں اپنی خدمات پیش کیں۔ وقد كانت حضرت احد تسقى العطشى و تداوى الجرحى (8) آپ کے ذمے یہ تین امور تھے۔

1۔ پیاسوں کو پانی پلانا۔

2۔ زخمیوں کا علاج کرنا۔

3۔ زخمیوں کو ان کے گھر پہنچانا۔

7۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا غزوہ خندق شوال 5 ھ میں موجود تھی۔آپ رضی اللہ عنہا رسولِ کریم ﷺ کی پھوپھی تھی۔یہ بہت دلیر خاتون تھی۔ صرف آپ رضی اللہ عنہا کا کارنامہ ہی اسلامی جنگ میں مجاہدہ و جہاد ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہا کے دفاع نامی قلعہ کے اندر تھیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ عورتوں اور بچوں کے ساتھ وہی تھے۔ حضرت صفیہ کہتی ہیں کہ: ہمارے پاس سے ایک یہودی گزرااور قلعے کا چکر کاٹنے لگا۔یہ اس وقت کی بات ہے جب بنو قریظہ سے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا عہد و پیمان توڑ کر آپ ﷺ سے برسرِ پیکار ہو چکے تھے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی نہ تھا جو ہمارا دفاع کرتا۔ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں سمیت دشمن کے مدمقابل پھنسے ہوئے تھے اگر کوئی ہم پر حملہ آور ہو جاتا تو آپ انہیں چھوڑ کر آ نہیں سکتے۔ اس لیے میں نے کہا: اے حسان! یہ یہودی جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، قلعہ کا چکر لگا رہا ہے اور مجھے خدا کی قسم اندیشہ ہے کہ یہ باقی یہود کو بھی ہماری کمزوری سے آگاہ کر دے گا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام اس طرح پھنسے ہوئے ہیں کہ ہماری مدد کو نہیں آ سکتے لہٰذا آپ جائیے اور اسے قتل کر دیجئے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: واللہ آپ جانتی ہیں کہ میں کام کا آدمی نہیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اب میں نے خود اپنی کمر باندھی۔ پھر ستون کی ایک لکڑی لی اور اس کے بعد قلعے سے اتر کر اس یہودی کے پاس پہنچی اور لکڑی سے مار مار کر اس کا خاتمہ کر دیا۔(9)

اس معلوم ہوا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بہت بہادر اور شجاع خاتون تھیں۔آپ رضی اللہ عنہا جنگی آلات کا استعمال بھی بخوبی جانتی تھی۔

8۔ حضرت رفیدہ انصاری رضی اللہ عنہا:

عہدِ نبوی ﷺ میں بعض صحابیات معالجہ وطبیبہ کے پیشے سے وابستہ تھی۔صحابیات رسولِ کریم ﷺ کے ہمراہ جنگوں میں شرکت کرتیں اور زخمیوں کا علاج خود کیا کرتی تھیں۔غزوہ خندق شوال 5 ھ کے موقعے پر بنو اسلم کی ایک خاتون حضرت رفیدہ انصاری رضی اللہ عنہا کو خود رسولِ کریم ﷺ نے زخمیوں کی مرحم پٹی کا حکم دیا۔

> وكان رسول الله ﷺ حين اصحاب سعدا السهم بالخندق، قال لقومه: اجعلوه في خيمة رفيدة حتى اعوده من قريب، وكان رسول الله ﷺيمر به فيقول كيف امسيت وكيف اصبحت؟ "فيخبره" (10)

> ''غزوہ خندق میں جب حضرت سعد تیر سے زخمی ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں رفیدہ کے خیمے میں منتقل کر دیا جائے تاکہ میں قریب سے ان کی عیادت کر سکو۔۔ نبی کریم ﷺ ان کے خیمے کے پاس سے گزرتے تو سعد کا حال دریافت فرماتے کہ صبح طبیعت کیسی تھی اور شام کیسی گزری تو سعد آپ ﷺ کو اپنا حال بتاتے۔''

اس حدیثِ مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ میں خواتین طبابت کا ہنر بھی جانتی تھی اور اس شعبے میں بھی انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ اسی لیے آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ان کے خیمے میں منتقل ہونے کا حکم دیا تاکہ حضرت رفیدہ رضی اللہ عنہا ان کی خدمت کریں اور علاج کریں۔

9۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

ذوالقعدہ 6ھ میں صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کفارِ مکہ سے معاہدہ کے بعد ظاہری صورتِ حال کے پیش نظر مغموم تھے۔ رسولِ کریم ﷺ کے اس فرمان کے مطابق:

((قوموافانحرواثم احلقوا)) (11)

"کھڑے ہو جاؤ قربانی کرو پھر بال کٹواؤ۔"

تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ اس پر آپ ﷺ اپنی قیام گاہ پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے مشورہ کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو مشورہ دیتے ہوئے فرمایا:

"یانبی اللہ : اتحب ذلک۔۔۔اخرج الیھم ثم لا تکلم احدا منھم کلمةحتی تنحر بدنک ، وتدعو حالقک ، فیحلقک فخرج، فلم یکلم احد منھم حتی فعل ذلک۔۔۔نحر بدنه ودعاحالقه فحلقه، فلما راواذلک قامو فنحروا ، وفعل بعضھم یحلق بعض حتی کاد بعضھم یقتل بعض غما" (12)

"اے نبی اللہ ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے حسب حکم قربانی کریں اور سر منڈوائیں۔۔۔ (تو پھر) آپ ﷺ ان کی طرف لے جائیں اور ان میں سے کسی سے بھی گفتگو نہ کریں بلکہ اپنی قربانی کا جانور ذبح فرمائیں اور حجام کو بلائیں جو آپ ﷺ کے بال کاٹے گا۔ اس پر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے کسی سے کلام نہ فرمایا بلکہ اسی طرح کیا یعنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور حجام کو بلایا جس نے آپ ﷺ کے بال کاٹے۔ جب صحابہ کرام نے یہ دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور قربانی کرنے لگے اور ایک دوسرے کے بال بنانے لگے۔ حالانکہ ان کی شدتِ غم کا یہ عالم تھا کہ گویا ایک دوسرے کو (اس غم سے) قتل کر دیتے۔"

صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ ﷺ کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کرنا صائبۃالرائے خواتین سے مشاورت کا اصول بیان کرتا ہے۔ عہدِ نبوی ﷺ میں خواتین مشیر کی حیثیت سے بھی جنگی صورتحال میں اپنی خدمات پیش کرتی تھیں اور رسولِ کریم ﷺ باقاعدہ ان سے مشورہ بھی لیا کرتے تھے۔ جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دیا۔

10۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا بہت بہادر اور شجاعت والی خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عہد نبوی ﷺ میں کئی جنگوں میں شرکت کی۔

میدانِ جنگ میں آپ رضی اللہ عنہا زخمیوں کو پانی پلاتی اور ان کے لیے پانی کے مشکیزے بھر بھر کر لاتی یہاں تک کے جنگی صورتحال میں آپ رضی اللہ عنہا خنجر کا استعمال بھی جانتی تھی۔ اس کا ذکر غزوہ حنین سے ملتا ہے۔

"جنگِ حنین میں ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر تھا۔ابو طلحہ (ان کے شوہر) نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ ام سلیم ہیں اور ان کے پاس خنجر ہے۔ کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے پاس یہ خنجر اس لیے رکھا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آئے تو میں اس سے اس کا پیٹ پھاڑ دوں۔ طلقاء (چھوڑے ہوئے لوگ) کو قتل کردوں اور ان کی گردنیں اڑادوں۔ جن کی وجہ سے آپ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: اے ام سلیم! ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہو گیا اور اس نے جو کچھ بھی کیا اچھا ہی کیا۔" (13)

11۔ جنگ یمامہ میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا کردار:

عہدِ نبوی ﷺ میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا جس طرح غزوات میں شامل رہی اسی طرح بعض سرایا کا بھی حصہ رہی جس میں جنگ یمامہ بھی شامل ہے۔جنگ یمامہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں جمادی الاخری 12ھ میں یمامہ کے مقام پر پیش آئی۔ یہ جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف کی گئی تھی کیونکہ اس ملعون نے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تھا۔ وحشی نام کے شخص نے اس کو قتل کیا تھا اور ایک انصاری نے بھی قتل کرنے میں شرکت کی تھی۔ عہدِ نبوی ﷺ میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا جس طرح غزوات میں شامل رہی اسی طرح بعض سرایا کا بھی حصہ رہی جس میں جنگ یمامہ بھی شامل ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے ۔اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

> ''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں جنگ یمامہ پیش آئی مسیلمہ کذاب سے جو مدعی نبوت تھا، مقابلہ تھا حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا اپنے ایک لڑکے (حبیب) کو لیکر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں اور جب مسیلمہ نے ان کے لڑکے کو قتل کردیا تو انہوں نے منت مانی کہ "یا مسیلمہ قتل ہوگا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس پامردی سے مقابلہ کیا کہ 12 زخم کھائے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسیلمہ بھی مارا گیا۔"(14)

12۔ جنگ یرموک میں حضرت ازرہ بنت حارث بن کلدہ اور ام ابان رضی اللہ عنہما کا کردار:

جنگ یرموک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں رجب 15ھ کو واقع ہوئی۔ یہ جنگ رومیوں کے خلاف لڑی گئی۔ اس جنگ میں متعدد خواتین نے شرکت کیں جس میں سے کچھ کا ذکر یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ازرہ بنت حارث بن کلدہ رضی اللہ عنہا کا شمار بہترین مقررہ میں ہوتا ہے۔ آپ عتبہ بن غزوان کی بیوی تھیں۔ طبیب عرب کلدہ کی پوتی تھیں۔ جنگ یرموک میں جب مسلمانوں کا سر گرم مقابلہ تھا تو آپ رضی اللہ عنہا اپنی تقریر سے مسلمانوں میں جوش اور ولولہ پیدا کرتیں۔ اس طرح حضرت ام ابان بھی بہت دلیر خاتون تھیں۔ سید سلمان ندوی لکھتے ہیں۔

"دمشق کے حملے میں جب ابان بن سعید شہید ہوئے تو ان کی بیوی ام ابان بنت عقبہ اپنے مقتول شوہر کے سارے جنگی اسلحہ لگا کر قصاص لینے کو نکلیں اور دیر تک دشمنوں کا مقابلہ کرتیں رہیں۔ اہل دمشق گو محصور تھے لیکن شہر پناہ کے برجون سے برابر مسلمانوں کا جواب دیتے تھے سب کے آگے ایک مقدس شخص ہاتھ میں طلائی صلیب لیے ہوئے ارباب ثلثہ سے دعائے فتح مانگ رہا تھا۔ ام ابان کو تیر اندازی میں بڑی قدرت تھی۔ ایسا تاک کر تیر مارا کہ صلیب اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر قلعہ کے نیچے گر پڑی۔"(15)

اس سے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا کو تیر اندازی میں خاص ملکہ حاصل تھا اور اسی طرح مسلم خواتین جنگ میں پرجوش تقریر یا شعر و شاعری کے ذریعے مسلمانوں میں مخالف قوت سے لڑنے کا جذبہ ابھارتی تھیں۔ جنگ یرموک میں عورتوں نے ڈٹ کر رومیوں کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے ان پر مردانہ حملے بھی کیے۔ تلوار کا بھی استعمال ہوا۔ اس جنگ میں ہند، ام حکیم، خولہ رضی اللہ عنہم اور قریش کی کافی خواتین شامل تھیں۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا گھوڑے پر سوار اپنے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھیں اور برابر اپنے شوہر کے دوش بدوش لڑتی جاتیں تھیں۔

13۔ زرقاء، عکرشہ اور ام الخیر رضی اللہ عنہن کا میدان صفین میں کردار:

جنگ صفین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دور میں 37ھ میں لڑی گئی۔ اس میں بہت سی خواتین آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حق پر تھی۔ جس کا تذکرہ "سید سلیمان ندوی" اپنی کتاب " خواتین اسلام کی بہادری" میں کرتے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ صفین میں بہت سی خواتین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک جنگ تھیں اور پرجوش تقریروں سے فوج کو ابھارتی تھیں۔ حضرت زرقاء بنت عدی بن قیس ہمزانیہ، عکرشہ اور حضرت ام الخیر بنت حریش بارقیہ رضی اللہ عنہم نے میدان صفین میں وہ عظیم الشان تقریری کیں ہیں جس سے فوج کی فوج میں آگ لگ گئی ہے۔ اس جنگ کی کامیابی کا سہرا عورتوں کے ہی حصہ میں آتا ہے انہوں نے اپنے مردوں کا رخ گھوڑوں کی طرف کر دیا اور ایک عام شور برپا کر دیا۔ یہ فتح بالکل عورتوں کی کوششوں سے ہوئی اگر عورتیں ہمت نہ کرتیں تو مسلمان میدان چھوڑ چکے تھے۔

14۔ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا:

آپ رضی اللہ عنہا رسولِ کریم ﷺ کی رضاعی خالہ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی بہن اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سگی خالہ تھی۔ آپکا تعلق قبیلہ بنی نجار سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا پہلا نکاح عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے ہوا جن سے آپ کی دو بچوں کی ولادت ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے شوہر غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک رہے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت ہوئی۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوا جن سے آپ کے یہاں محمد بن عبادہ کی ولادت ہوئی۔(16)

آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی یہ پیشن گوئی موجود ہے کہ حدیث میں آیا:

عن عبد الله بن عبدالرحمن الانصاری قال سمعت انسار ضی الله عنه یقول دخل رسول الله ﷺ علی انبة ملحان فاتکا عند ھا ثم ضحک فقالت لم تضحک یارسول الله ﷺفقال ناس من امتی یرکبون البحر الاخضر فی سبیل الله مثلھم مثل الملوک علی الاسرۃ فقالت یا رسول الله ادع الله ان یجعلنی منھم قال: اللھم اجعلھا منھم ثم عاد فضحک فقالت له مثل او مم ذلک فقال لھا : مثل ذلک فقالت ادع الله ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین ولست من الاخرین قال قال انس فتزوجت عبادۃ بن الصامت فرکبت البحر مع بنت قرظة فلما فقلت رکبت دابتھا فوقصت بھا۔[(17)]

”رسولِ کریم ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں تکیہ لگا کر سو گئے پھر آپ ﷺ (اٹھے تو) مسکرا رہے تھے۔ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ !آپ کیوں ہنس رہے تھے ؟آپ ﷺ نے جواب دیا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) سبز سمندر پر سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال (دنیاوآخرت میں) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ !اللہ سے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے بھی ان سے کر دے آپ ﷺ نے دعا کی۔اے اللہ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے پھر دوبارہ آپ ﷺ لیٹے اور (اٹھے) تو مسکرا رہے تھے۔انہوں نے اس مرتبہ بھی آپ ﷺ سے وہی سوال کیا اور آپ نے بھی پہلی ہی وجہ بتائی۔انہوں نے پھر عرض کیا آپ ﷺ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہو گی اور یہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: کہ پھر آپ (ام حرام) نے عبادہ بن صامت کے ساتھ نکاح کر لیا اور بنت قرظ معاویہ کی بیوی کے ساتھ انہوں نے دریا کا سفر کیا پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے ان کی گردن توڑ ڈالی وہ اس سواری سے گر گئیں اور (اسی میں) ان کی وفات ہوئی۔“

اسی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کو پہلی بحری مجاہدہ کہا جاتا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ قبرص 27ھ میں شرکت کی۔ایک بحری جنگ میں آپ نے اپنے شوہر حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قُبرُص کا بحری سفر اختیار کیا اور قُبرُص کی فتح کے بعد واپسی میں آپ کی سواری کے لئے خچر لایا گیا جس پر آپ سوار ہوئیں اور اس سے گرنے کے سبب شہید ہوئیں۔ قُبرُص میں شہادت سے سرفراز ہونے کے بعد آپ کو وہیں دفن کر دیا گیا۔

خلاصہ کلام

یہاں جن خواتین کا ذکر کیا گیا اس کے علاوہ بھی کئی خواتین ایسی ہیں جنہوں نے مختلف غزوات و سرایا میں شرکت کیں۔ان میں حضرت ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ بھی ملتا ہے جنہوں نے غزوہ احد، غزوہ خیبر و حنین اور سریہ موتہ میں شرکت کر کے اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔اسی طرح حضرت ام سفیان اسلمیہ رضی اللہ عنہا غزوہ تبوک میں شریک تھیں، حضرت اُم سنان بنت حشیمہ بن خرشہ مذحجیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عکرمہ بنت اطرش رضی اللہ عنہا بھی جنگی اور دفاعی مہمات میں شامل تھیں۔ باقی خواتین کا تذکرہ اوپر

تفصیلا بیان کر دیا گیا ہے۔ جنگی امور میں ان خواتین نے مختلف امور میں مجاہدینِ اسلام کی مدد فرمائی۔ کہیں تلوار بازی، تیر اندازی سے کام لیا، کہیں پانی، کھانے پینے اور ادویات کے حوالے سے اپنی خدمات پیش کیں۔ یہ خواتین دینِ اسلام کی سر بلندی کے لیے کوشاں رہیں۔ان تمام دلائل سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جنگی امور میں خواتین بھی حصہ لے سکتی ہیں جس طرح ازواج مطہرات اور صحابیات نے اپنی خدمات پیش کیں ایسے ہی دیگر خواتین بھی کام کر سکتی ہیں۔ عصر حاضر میں اگرچہ جنگی ہتھیار میں تبدیلی آگئی ہے اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کثرت سے ہو رہا ہے جو عہدِ نبوی ﷺ سے مختلف ہیں۔ اس میں خواتین کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ شرعی حدود کی پاسداری کرتے ہوئے ان جنگی ہتھیار کو سیکھیں اور دینِ اسلام کی سر بلندی کے لیے مجاہدینِ اسلام کے ساتھ مددگار و معاون رہیں۔

حواشی، حوالہ جات

(1) ابن سعد، محمد بن سعد، کتاب الطبقات الکبریٰ، 1421ھ، ج:8، ص:335

Ibn saad, Muhammad bin saad,kitab ul tabqat, 1421,Vol,8, P: 335

(2) صدیقی، محمد یسین مظہر، غزواتِ نبوی ﷺ میں خواتین کی شرکت (ایک تجزیاتی مطالعہ) جہات الاسلام، 2011ء، ج:4، ش:2،1، ص:78

Sidiqui, Muhammad Yasin Mazhar, Gazwat e Nabvi(Peace, Be Upon Him) m Kawateen ki Shirkat (aik Tajziyati mutala), Jihat ul Islam, 2011,Vol, 4, No,1:2,P: 78

(3) محمد بن اسماعیل، البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجہاد، باب غزوہ النساء وقتالھن مع الرجال، (دار السلام، ریاض، 1417ھ)، ح:2880

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jamie ul Sahi, Kitab ul Jihad, Baad:Gazwa Al Nisa waqtilahan maae Al rijaal, (Dar ul Islam, Riyaz, 1417,H:2880

(4) ڈاکٹر شوقی، ابو خلیل، اٹلس سیرت نبوی ﷺ، دار السلام، ریاض، 2004ء، ص:276

Abu Khalil, Dr Shoqi, Atlas Seerat Nabvi, Dar ul Islam,Riyaz,2004,P:276

(5) محمد بن اسماعیل، البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الطب، (دار السلام، ریاض، 1417ھ)، ح:5722

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jamie ul Sahi, Kitab ul Tib,(Dar ul Islam, Riyaz, 1417),H:5722

(6) محمد بن اسماعیل، البخاری، الجامع الصحیح، (دار السلام، ریاض، 1417ھ)، ح:5679

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jamie ul Sahi,(Dar ul Islam, Riyaz, 1417),H:5679

(7) نعمانی، علامہ شبلی، سیرت النبی ﷺ، الفیصل، لاہور، 1330ھ، ص:231

Momani, Allama Shibli, Seerat Un Nabi (Peace,Be,Upon,Him), Al faisal, Lahore 1330,P:231

(8) کتاب الطبقات الکبریٰ، محولہ بالا، ج:8، ص:185

Kitab ul Tabqat ul Kubra, Reference above,V:8,P:185

(9) مبارکپوری، مولانا صفی الرحمن، الرحیق المختوم، المکتبہ السلفیہ، لاہور، 2000ء، ص:418

Mubarak Puri,Molana Safi yr Rehman, Arahiq ul Makhtoom, Al maktab ul Salfiya, Lahore, 2000, P:418

(10) ابن ھشام، السیرۃ النبویۃ محمد ﷺ، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، 2014ء، ج:2، ص:137

Ibn e hasham, Al Seerat ul Nabwiya ut Muhammad (Peace Be Upon Him), Dar ul Maarifato lltabaat wa alnishar, Beirut,2014,V:2,P:137

(11) سلیمان بن اشعث، ابوداؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی صلح العدو، (دار السلام، ریاض، 1427ھ) ج:3، ح:2765

Abu Dawood, Suliman bin Ashaas, Sunnan Abu Dawood, Kitab ul Jihad,Baab: fi Sulha al aadad, (Dar ul Islam, Riyaz, 1427), V:3, H:2765

(12) محمد بن اسماعیل، البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد، (دار السلام، ریاض، 1417ھ)، ج:2:978، رقم الحدیث:2581

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jamie ul Sahi,kitab ul Sharoot, Baab: Alsharot fi Aljihad, (Dar ul Islam, Riyaz, 1417),V:2,H:2581

(13) ابن سعد، مترجم: راغب، رحمانی محمد، طبقات ابن سعد، نفیس اکیڈمی، کراچی، 2012ء، ص:278

Ibn e Saad, Translation:Ragib, Rehmani Muhammad, Tabqat ibn Saad, Nafees Academy,Karachi,2021, P: 278

(14) ندوی، مولانا سعید انصاری، مولانا عبد السلام، سیر الصحابیات مع اسوہ صحابیات، دار الاشاعت، کراچی، 2000ء، ص:114

Nadvi, Mulana Saeed Ansari, Molana Abul Salam, Seer ul Sahibiyat ma Aswa Sahabiyat, Dar ul Ashaat, Karachi,2000, P:114

(15) ندوی، سید سلیمان، خواتین اسلام کی بہادری، معارف اعظم گڑھ، ص:16، 1341ھ،

Nadvi, Syed Suliman, Kawateen e Islam ki Bahadri, Maarif Azam Ghar,1341,P:16

(16) ابن اثیر، امام عزالدین ابوالحسن علی بن محمد الجزری، اسد الغانۃ فی معرفۃ الصحابۃ، دار الفکر، بیروت، 1970ء، ج:6، ص:217

Ibn e Aseer, Imam lzz al- Din Abu al- Hassan Ali bin Muhammad al-Jazri,Asad ul Ganta fi maarifat ul Sahaba, Dar ul Fikar, Beriut,1970,V:6,P:217

(17) محمد بن اسماعیل، البخاری، الجامع الصحیح، (دار السلام، ریاض، 1417ھ)، ح:2877

Al Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al Jamie ul Sahi,(Dar ul Islam, Riyaz, 1417),H:2877